13 اپریل2013

نصف مالی سال13ء کے گزرنے پر معیشت ملی جلی تصویر پیش کر رہی ہے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ملکی معیشت کی کیفیت پر مالی سال13 کی پہلی اور دوسری سہ ماہی رپورٹیں آج جاری کر دیں۔ یہ دونوں رپورٹیں مالی سال13ء جولائی تا دسمبر کے دوران پاکستانی معیشت میں آنے والی تبدیلیوں کا مشترکہ طور پر احاطہ کرتی ہیں۔ان رپورٹوں کے مطابق مالی سال13 کی پہلی سہ ماہی کے دوران معیشت میں آنے والی بعض مثبت تبدیلیاں دوسری سہ ماہی میں برقرار نہ رکھی جاسکیں۔اگر چہ م س13ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے میں فاضل رقم موجود رہی تاہم دوسری سہ ماہی نے خسارہ ظاہر کیا۔م س13ء کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران گرانی میں کمی کا رجحان رہا جو دسمبر میں رک گیا، اور دوسری سہ ماہی میں وفاقی حکومت نے اسٹیٹ بینک سے مالکاری پر اپنا انحصار بڑھا دیا۔ان رپورٹوں میں مستقل نوعیت کے ان ساختی مسائل کا بھی ذکر ہے جو معیشت پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق حقیقی پیداوار کا شعبہ ملی جلی تصویر دکھا رہا ہے۔زراعت کے ضمن میں کپاس اور چاول دونوں فصلیں ہدف پورا نہ کر سکیں جبکہ گنے کی فصل عمدہ رہی۔نومبر2012ء میں گندم کی سرکاری قیمت بڑھائے جانے کے باوجود اس کی فصل بھی ہدف سے کم رہنے کا امکان ہے۔

دوسری جانب پاکستان کے اشیا سازی کے شعبے میں بہتری آئی ہے اور یہ رجحان برقرار رہنے کا امکان ہے۔پیٹرولیم مصنوعات اور فولاد سازی جیسے اہم شعبوں میں مستحکم نمو دیکھی گئی۔ نیز،تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے معاون مشترکہ ذیلی شعبوں میں مسلسل نمو ہوئی جس سے م س12ء سے جاری مستحکم تعمیرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ نجی کاروباری اداروں کو قرضوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے 86.1 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں اس سال146.5 ارب روپے اضافہ ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بینکوں نے نجی شعبے کی طرف توجہ دینا شروع کر دی ہے۔

وفاقی حکومت کی قرض گیری کے ضمن میں مجموعی اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس مالی سال کے دوران حکومت نے بینکوں سے کم قرض گیری کی تاہم م س13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت کمرشل بینکوں کے بجائے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر متوجہ ہوئی۔

مالیاتی صورتحال سے،قرض گیری کے لیے وفاقی حکومت کی مجبوری ظاہر ہوتی ہے۔م س13ء کی پہلی ششماہی کا مجموعی مالیاتی خسارہ اگرچہ جی ڈی پی کا2.6 فیصد (جو م س12ء کی پہلی ششماہی کے برابر ہے) رہنے کا امکان ہے، تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کے 1.8 ارب ڈالر ملنے سے صورتحال میں نمایاں تبدیلی آئی۔

ایف بی آر کی جانب سے محاصل کی وصولی میں صرف 7 .5 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ اضافہ 27.1 فیصد تھا۔مزید برآں،م س13ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی حکومت کے جاری اخراجات میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے 6.6 فیصد اضافے کے مقابلے میں30.9 فیصد اضافہ ہوا۔

رپورٹ میں اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے کہ پاکستان کے ملکی قرضے میں م س13ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے 854 ارب روپے کے اضافے کے مقابلے میں691 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔تاہم، زیر جائزہ ششماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی سرکاری قرضے میں درحقیقت 1.9 ارب ڈالر (جس میں سے 1.3 ارب ڈالر آئی ایم

ایف کو واجب الادا تھا) کی کمی واقع ہوئی۔ نئے پیسے کی آمد کے بغیر ادائیگیوں سے ادائیگیوں کے ملکی توازن اور شرح مبادلہ پر دباؤ پڑا، جنہیں اس کے برعکس ایک خاصے بڑے فاضل میں ہونا چاہیے تھا۔

تجارتی رقوم کے حوالے سے م س 13ء کی پہلی ششماہی میں صورتحال خاصی بہتر رہی۔ گھٹتے ہوئے درآمدی حجم اور کم قیمتوں کا مطلب یہ ہوا کہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے درآمدی بل میں دراصل 3.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 18.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار)۔

برآمدات کے حوالے سے ٹیکسٹائل برآمدات میں 8.6 فیصد اضافہ ہوا کیونکہ تیار کنندگان گذشتہ سال کے ذخائر نکالنے میں کامیاب رہے۔ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 4.9 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس بہتری کا جزوی سبب پاکستان کو نومبر 2012ء میں یورپی یونین کی جانب سے دی گئی ڈیوٹی فری رسائی بھی ہے۔

ترسیلات زر میں اضافے سے ملکی معیشت کو بدستور تقویت ملتی رہی۔ گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کے 6.3 ارب ڈالر اضافے کی نسبت م س 13ء کے دوران ترسیلات زر میں 7.1 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ گذشتہ پورے مالی سال کے دوران 13.2 ارب ڈالر ترسیلات زر آئی تھیں تاہم رپورٹس کے مطابق رواں مالی سال مجموعی ترسیلات زر 14 ارب ڈالر سے بڑھ جائیں گی۔

بیرونی شعبے کی کمزوریاں معیشت کی صورتحال پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ واضح ہے کہ جاری کھاتے کے عدم توازن کا حجم نہیں بلکہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی سے احساسات متاثر ہو رہے ہیں۔

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے 218 ملین ڈالر فاضل (جبکہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی میں 2.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا) کے باوجود آئی ایم ایف کو قرضے کی قسطیں ادا کرنے سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر 1.8 ارب ڈالر گر گئے۔ ذخائر میں کمی کا دباؤ بعض اوقات زری پالیسی کے فیصلوں اور آئی ایم ایف کو کی جانے والی ادائیگیوں کے مواقع پر روپے اور ڈالر کی مساوات پر پڑتا ہے۔ تاہم رپورٹس کے مطابق بین الاقوامی مالی اداروں کو مقررہ وقت پر قرضوں کی واپسی کے باوجود اسٹیٹ بینک کے ذخائر زرمبادلہ کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی ہوں گے۔

جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے، سال بسال عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا رجحان دسمبر 2012ء میں رک گیا تاہم اسٹیٹ بینک اب بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ سال کی اوسط شرح گرانی ہدف کے اندر ہی رہے گی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بے ضابطہ شعبے کی لچک باضابطہ معیشت کو آگے کی طرف لے جا رہی ہے۔ تعمیراتی سرگرمیاں بھرپور رہیں اور پاکستان کے رئیل اسٹیٹ شعبے کے مشترکہ منصوبوں میں غیر ملکی دلچسپی کے اشارے ملے ہیں۔ اس سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو فائدہ ہو رہا ہے جس سے زرعی شعبے کو ہونے والے موسمیاتی نقصانات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ نجی کاروباری اداروں کو قرضے میں اضافہ بھی مثبت پہلو ہے جس میں سال کے بقیہ عرصے کے دوران تیزی آنے کا امکان ہے۔

رپورٹس کے مطابق مالی سال 13ء کے بقیہ حصے میں پاکستان کے تجارتی کھاتے پر دباؤ نہیں آئے گا۔ توقع ہے کہ اجناس کی پست قیمتیں اور بھاری ترسیلات زر جاری کھاتے کے خسارے کو جی ڈی پی کے ایک فیصد کے اندر رکھیں گی۔

تاہم غیر محسوس پہلو بظاہر پاکستان کے معاشی مستقبل پر چھائے ہوئے معلوم ہو رہے ہیں۔ ایک نگراں حکومت مئی 2013ء کے عام انتخابات کے لیے راہ ہموار کر رہی ہے، ایسے میں طویل مدتی منصوبہ بندی میں ملکی سرمایہ کاروں کا پس و پیش کرنا قابل فہم ہے۔ چنانچہ اس غیر یقینی کیفیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا تاہم حکومت کو سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور شعبہ توانائی کے اٹل ساختی مسائل سے نمٹنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ اسی طرح مساویانہ انداز میں محاصل کی وصولی بڑھانے کے سلسلے میں ٹھوس اقدامات درکار ہیں۔

☆☆☆